سوال

(12) کیا فرماتے ہیں علماء دین و مقتیان شرح متین ذیل کے مسائل میں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مقتیان شرح متین ذیل کے مسائل میں : : :

1۔ وتر میں دعا کے لئے جو رفع الیدین ہاتھوں کو جو اٹھایا جاتا ہے اس کا کیا ثبوت ہے ؟

2۔ وتروں میں دعائے قنوت بسند صحیح کونسی ثابت ہے ؟ اس کے الفاظ کیا ہیں۔ مع حوالہ بیان فرمایں۔

3۔ جب سجدہ تلاوت نماز میں کیا جائے۔ تو رفع الیدین تکبیر کہنی چاہیے کہ نہیں یا بغیر رفع الیدین وتکبیر سجدہ میں چلا جائے۔

4۔ تکبیرات عیدین و نماز جنازہ میں رفع الیدین کرنا نبی ﷺ وصحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے یا نہیں ؟

5۔ سجدہ تلاوت کے لئے جہت قبلہ اور وضو شرط ہے یا نہیں ؟ اور مس قرآن وتلاوت قرآن باوضو کرنا شرعی حکم ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1۔ رفع الیدین قنوت وتر میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین وتابعین سے آثار مروی ہیں۔ اور اختلاف بھی ہے۔ نیز اس رفع الیدین میں احتمال ہے۔ کہ آیا اس رفع الیدین سے للدعا ہے۔ جیسا کہ اہل حدیث کا آجکل عمل ہے۔ یا حنفیہ کی طرح رفع الیدین مثل تکبیر تحریمہ صرف ہاتھ اٹھانا ہے۔ ہر فریق اپنے موافق کرتا ہے۔ ابراہیم نخعی کی توجیح حنفیہ کے موافق ہے۔ جس کی تفسیر وکیع نے کی ہے۔

رفع یدیہ قریبا من اذنیہ قال ثم یرسل یدیہ انتہی مافی کتاب الوتر المذکور اور فتر باصبعک کا لفظ بھی اس کا موید ہے۔ اور مطلق دعا کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اہل حدیث کے عمل کی موئد ہے۔ والامر سہل واسع لا حجر فیہ واللہ اعلم جزرفع الیدین امام بخاری میں بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رفع الیدین قنوت ثابت ہے۔

2۔ حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ

عقلت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوات کان یدعوبھن وامرنی ان ادعوبھن اللھم اہدنی الحدیث

آگے وہی دعا ہے جو اہل حدیث حضرات پڑھتے ہیں۔ مگر صیغے سب مفرد کے ہی ہیں۔ اور یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محمد بن حنفیہ سے بھی مروی ہے۔ کذا فی قیام اللیل المذکور جمع کے صیغے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں۔ حصن حصین میں بھی کچھ آثار ہیں۔ اور سب صحیح اور قابل عمل ہیں۔

3۔ نماز میں بوقت سجدہ تلاوت رفع الیدین کی تصریح مستحضر نہیں۔ اور غالباً ہے بھی نہیں۔ ایسے ہی تکبیر کی تصریح بھی مستحضر نہیں۔ مگر حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی کل رفع وخفض وقیام وقعود (رواہ احمد والنسائی والترمذي وصحہ) سے تکبیر ثابت ہوتی ہے۔ اور کہنی چاہیے۔

4۔ مرفوع روایت معلوم نہیں آثار ہیں۔

عن نافع عن ابن عمر انہ قال یرفع یدیہ فی کل تکبیرۃ علی الجناذۃ وفی روایۃ اخری ان عبد اللہ بن عمر کان اذا صلیعلی الجنازۃ رفع یدیہ انتہی

عید کی بابت زادلمعاد میں ہے۔

کان ابن عمر مع تحریہ للاتباع یرفع یدیہ مع کل تکبیرۃ انتہی

صفحہ 124 مطبوعہ مصر جزرفع الیدین میں قیس ابن حازم اور نافع ابن جبیر اور عمر ابن عبد العزیز اور مکحول اور وہب ابن منبہ اور امام زہری وغیرہ سے بھی ثابت ہے۔ ایسے ہی عیدین کی نماز کی تکبیرات میں رفع الیدین کا ابراہیم نخعیؒ کا بھی ایک اثر ہے رواہ الطحاوی فی معنی الاآثار بس۔ وفد نجیب سے بھی ثابت ہے۔ کہ وہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو عرض کیا ہم فریضہ صدقات لائے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ان کو واپس لے جا کر وہیں کے فقراء پر تقسیم کردو۔ عرض کی ہم تو وہاں کے فقراء کو دے کر لائے ہیں۔ انسے جو بچا ہے وہ لائے ہیں۔ پھر حضرت ﷺ نے سکوت فرمایا۔ انہوں نے آپ ﷺ سے مسائل دریافت کئے۔ آپ ﷺ نے ان کو تعلیم دی۔ اور جائزہ بھی دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین حضور ﷺ سے بہت خوش ہوئے۔

5۔ سجدہ تلاوت میں جہت قبلہ اور وضو کی شرط کوثابت نہیں۔ لیکن اولویت ہے صحیح بخاری میں ہے۔ ان ابن عمر یسجد علی غیر وضوء انتہی فتح الباری میں بہقی سے بسند صحیح ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ قال لا یسجد الرجل الاہو طاہر انتہی فتح الباری میں اس کو طہارت کبریٰ پر محمول کیا ہے۔ یا صغریٰ حالت اختیار میں اور عدم حالت ضرورت میں مگر اولویت پر عمل اولیٰ ہے۔ ابو عبد الرحمٰن سلمی سے بھی عدم طہارت اور عدم توجہ الی القبلہ مروی ہے۔ مگر جہت قبلہ اولیٰ ہے۔ اور نماز میں توجہت لازم ہے۔ مس قرآن کے بارے میں مرفوع حدیث ہے۔

لایمس القران الاطاہر (رواہ طبرانی)

لہذا بلاوضو مس منع ہے۔ قراۃ بلاوضو کے بارے میں امام بخاریؒ نے امام نخعی سے جواز نقل کیا ہے۔ مرفوع حدیث سے بھی جواز ثابت ہے۔ جو بخاری وغیرہ میں ہے کہ حضور ﷺ نے خواب سے اٹھ کر پہلے چند آیات قرآنیہ پڑھیں۔ پھر وضو کیا لہذا وضو اولیٰ ہوا نہ شرط اور نہ لازم۔ (احمد اللہ سلمہ پھاٹک جبش خاں دلی 28 رمضان 1361ھ سہ اخبار محمدی جلد نمبر 19 ش 19)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد11ص 97-99

محدث فتویٰ